السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وضوء کے بعد اعضاء کو صاف کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں انسان کےلئے یہ جائز ہے۔ کہ وضوء کے بعد وہ اپنے اعضاء کو صاف کرے۔ اسی طرح وضوء کے بعد بھی اعضاء کو صاف کرنا جائز ہے۔ کیونکہ عبادات کے سوا دیگر امور میں اصل حلت ہے تاوقت یہ کہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل قائم ہوجائے۔ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی جو یہ حدیث ہے کہ :

«انها جاءت بالمنديل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ان اغسل فردها وجعل ينفض الماء بيده» (سنن نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کےلئے پانی لے کر آئیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس لوٹا دیا اور اپنے ہاتھ سے پانی صاف کرنا شروع کردیا۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رومال کو لوٹا دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا استعمال مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ ایک قصیہ عین ہے۔ اور اس بات کا احتمال ہے کہ اس رومال میں کوئی ایسی چیز ہوجس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کرنا پسند نہ فرمایا ہو۔ اور ہاتھ ہی سے پانی کو صاف کرلیا ہو۔ اس حدیث کے پیش نظر کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ امر ان کے ہاں جائز اور مشہور تھا وگرنہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رومال پیش کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ آپ یہ قاعدہ معلوم کرلیں کہ عبادات کے سوا دیگر امور میں اصل حلت ہے حتیٰ کہ اس کی حرمت کی کوئی دلیل موجود ہو! (شیخ ابن عثمینؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر300

محدث فتویٰ